

# علم و جوہ و نظائر اور کتاب ”نزهۃ الاعین النوازیر“ کا تحقیقی جائزہ

\*ڈاکٹر محمد فاروق حیدر

علوم القرآن کی ایک اہم نوع علم و جوہ و نظائر ہے جس میں ایسے مشترک اور متعدد الدلالہ الفاظ کو زیر بحث لایا جاتا ہے جو قرآن مجید میں مختلف مقامات پر وارد ہوئے ہیں۔ ایک مفسر اور اصولی کے لیے اس علم کا جانا ضروری ہے تاکہ انہیں مختلف مقامات پر ایسے الفاظ کے معانی کے تعین میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ اس موضوع پر جن اہل علم نے قلم اٹھایا ان میں سے ایک نمایاں شخصیت ابن جوزی (م: ۵۹۷ھ / ۱۲۰۱ء) (۱) کی ہے۔ جو اپنے دور کے بہترین واعظ، مفسر، محدث اور مورخ کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ آپ کو علوم القرآن میں خاصی روچی تھی اور اس فن میں آپ کو مہارت اور ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے اپنی کتاب زاد المسیر جو قرآن مجید کی تفسیر ہے میں علوم القرآن کی تقریباً تمام اہم مباحث کو جمع کیا اس کے علاوہ علوم القرآن کی جن مختلف انواع پر آپ نے کتب تالیف کیں ان میں ایک اہم اور مفید کتاب نزہۃ الاعین النوازیر فی علم الوجوه و النظائر ہے۔ اسی موضوع پر آپ کی ایک اور کتاب بھی ہے جس کا نام منتخب قرة العيون النوازیر فی الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم ہے۔ (۲) یہ کتاب دراصل آپ کی جامع اور مفصل کتاب نزہۃ الاعین کا اختصار ہے۔ یہاں آپ کی جامع کتاب نزہۃ الاعین النوازیر فی علم الوجوه و النظائر کا تفصیلی جائزہ لینے سے پہلے علم و جوہ و نظائر کا مختصر تعارف کرانا ضروری سمجھتا ہوں۔

## وجوہ و نظائر کے لغوی معنی:

وجوہ وجہ کی جمع ہے۔ وجہ کے لفظ میں متعدد معانی بیان کئے گئے ہیں۔ وجہ کے معروف معنی تو انسان کا چہرہ ہے اور وجہ النہار یعنی دن کا اول حصہ اور جب وجہ کلام بولا جائے گا تو اس سے مراد کلام کا وہ پہلو ہو گا جس کا قصد کیا گیا ہو اور قوم کا سردار اور طریقہ پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ (۳)

نظائر نظیرہ کی جمع ہے یعنی ایک بہبیسا ہونا، اخلاق و افعال اور اقوال میں ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔ (۴)

\* استاذ پروفیسر، جی سی یونیورسٹی لاہور

## وجوه نظائر کا اصطلاحی مفہوم:

وجوه و نظائر کی اصطلاحی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ اس میں ایک نکتہ نظر ابن جوزی کا ہے جن کے مطابق ایک لفظ جب قرآن میں ایک ہی مادہ اور حرکت کے ساتھ مختلف آیات میں آئے گا تو ہر جگہ اس کے معنی مختلف ہوں گے ایسے الفاظ نظائر کہلاتے ہیں اور جن مختلف معانی پر وہ آئے ہیں انہیں وجود کہتے ہیں۔ یعنی الفاظ ایک دوسرے کے نظائر ہیں اور معانی وجود ہیں۔<sup>(۵)</sup> لیکن علامہ زرشی اور علامہ سیوطی نے اس تعریف کو تسلیم نہیں کیا ان کے نزدیک وجود ایسا لفظ مشترک ہے جو کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جبکہ نظائر متراffen الفاظ کو کہتے ہیں اس بات کی وضاحت انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں اس طرح کی ہے۔

”الوجه: اللَّفْظُ الْمُشْتَرِكُ الَّذِي يَسْتَعْمَلُ فِي عَدَةِ مَعَانٍ كَلْفُظُ الْإِلَمَةِ، وَ النَّظَائِرُ كَالْأَلْفَاظِ الْمُتَوَاطِئَةِ۔“<sup>(۶)</sup>

یعنی وجہ ایسا لفظ مشترک ہے جو کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے جیسے لفظ امۃ ہے اور نظائر باہم موافق رکھنے والے متراffen الفاظ ہیں۔

اس کے بعد ابن جوزی نے وجہ و نظائر کی جو تعریف کی ہے کہ ”نظائر الفاظ میں اور وجود معانی میں پائے جاتے ہیں“، کو علامہ سیوطی نے ایک کمزور قول قرار دیا ہے اور علامہ سیوطی کے نزدیک یہ وجود اور نظائر دو علیحدہ انواع ہیں جنہیں الگ الگ بیان کیا جاتا ہے۔<sup>(۷)</sup> جبکہ ابن جوزی کے نزدیک یہ ایک ہی نوع ہے۔ اور وجود و نظائر پر لکھی جانے والی کتب کا اصل موضوع اسی حوالے سے ہے۔<sup>(۸)</sup>

دونوں علماء کی مذکورہ بالا آراء اور اس موضوع پر لکھی گئی کتب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن جوزی نے جو تعریف بیان کی وہی راجح ہے۔ کیونکہ اس موضوع پر لکھی گئی کتب میں نظائر کو علیحدہ سے بیان نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی علامہ سیوطی نے اپنی بیان کردہ نظائر کی تعریف میں کوئی مثال نقل کی ہے بلکہ جو امثلہ نقل کی ہیں ان میں بھی ابن جوزی کے اسلوب پر بیرونی کی ہے اس لیے خاص طور پر علوم القرآن کے حوالے سے وجود و نظائر کی تعریف وہی ہے جو ابن جوزی نے اختیار کی کہ نظائر الفاظ کو کہتے ہیں اور وجود معانی کو کہتے ہیں۔ مزید وضاحت کے لیے ایک مثال درج ذیل ہے:

لفظ نحن کے بارے میں ابن جوزی نے منسیرین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ قرآن میں پانچ وجود پر استعمال ہوا ہے۔<sup>(۹)</sup>

(۱) شک: ﴿اَنْ هُمَا لَا يَظْنُون﴾<sup>(۱۰)</sup> (۲) ﴿اَنْ نَظَنَا لَا ظَنَا﴾<sup>(۱۱)</sup>

(۳) یقین: ﴿الَّذِينَ يَظْنُونَ أَنَّهُمْ مَلَاقُوا رَبَّهُم﴾<sup>(۱۲)</sup>

(۴) تہمت: ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بَظَنِين﴾<sup>(۱۳)</sup>

(۴) گمان: ﴿ولکن ظنتم ان الله لا يعلم كثيرا مما تعملون و ذلكم ظنكم الذى ظنتم بربكم ارداكم﴾ (۱۲)

(۵) کذب: ﴿ان يتبعون الا الظن و ان الظن لا يعني من الحق شيئا﴾ (۱۵)  
مذکورہ بالآیات میں لفظ ظن، شک، یقین، تہمت، گمان اور کذب کے معنی میں استعمال ہوا ہے جن میں سے شک اور یقین ایک دوسرے کے مقابلہ ہیں۔ لغت میں ایسے کئی الفاظ ہیں جن کے معانی باہم مقابلہ ہوتے ہیں ان کو اشتریاً لفظی کی ایک نوع "اضداد" میں بیان کیا جاتا ہے۔

### وجوه و نظائر کی ضرورت و اہمیت:

ایک مفسر اور اصولی کے لیے اس علم کا جانتا ضروری ہے کیونکہ اگر اسے ایسے الفاظ قرآنی کے متعلق یہ معلوم نہیں ہے جو قرآن کی مختلف آیات میں مختلف معنوں میں استعمال ہوئے ہیں تو اسے الفاظ کی مراد صحیحہ میں مشکل پیش آئی گی۔ عموماً ایسے الفاظ کو نہ صرف لغت بلکہ روایات و آثار اور ظریم قرآن وغیرہ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے لہذا جسے قرآن میں وجود و نظائر کا علم ہو گا تو وہ کبھی کسی آیت کے بارے میں اس حوالے سے شکوک و شبہات کا شکار نہ ہو گا اور نہ ہی کسی آیت کے لفظ کی غلط تعبیر کرے گا۔ کیونکہ لفظ میں کئی معانی کا اختہال ہوتا ہے۔ اور بعض جگہ کسی لفظ کو اس کے حقیقی معنی میں اور بعض مقامات پر اس کے مجازی معنی میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ زرتشی نے مقائل کی بیان کردہ ایک مرفوع حدیث بیان کی ہے جس سے اس علم کی اہمیت کا مزید اندازہ ہوتا ہے لکھتے ہیں:

”لا يكون الرجل فقيها كل الفقه حتى يرى للقرآن وجوها كثيرة.“ (۱۶)

یعنی کوئی شخص اس وقت تک فقیہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ قرآن کی بہت سی وجہ پر نظر نہ رکھتا ہو۔

لہذا ایک فقیہ کے لیے بھی اس علم کو جانے کی خاص ضرورت ہے کیونکہ جب کسی فقیہ کو یہ علم ہو گا کہ قرآن کے کون کون سے الفاظ کن و جوہ پر آئے ہیں تو اتنی طاقت و استخراج میں اس کے لیے آسانی ہو گی۔

### کتاب نزہة الاعین النواظر کا علمی جائزہ

#### سبب تالیف:

کتاب کے شروع میں مقدمہ ہے جس میں ابن جوزی نے حمد و درود کے بعد اس کتاب کی تالیف کے اسباب و محکمات کا ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

”و بعد لما نظرت فى كتب الوجوه و النظائر التي الفها ارباب الاشتغال بعلوم القرآن، رأيت كل متاخر عن متقدم يحدو حذوه، و ينقل قوله مقلدا له من غير فكرة فيما نقله ولا بحث عما حصله.“ (۱۷)

یعنی سابقہ کتب میں محض ایک دوسرے کی تقلید کی گئی ہے اور کتب میں بغیر غور و فکر کے اقوال نقل کر دیئے گئے

ان وجوہات کی بناء پر ابن جوزی نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور ایسی مفید اور اہم کتاب تالیف کی۔

### مصادر و مراجع:

کتاب نہتہ الائین میں وجہ و نظائر کے بیان میں آیت کے لفظ کی وجہ بیان کرنے سے پہلے انگوی مباحثت کی گئی ہیں جن میں آپ نے اکثر ابو عبیدہ کی کتاب مجاز القرآن، ابن قتبیہ کی تفسیر غریب القرآن زبان خموی کی کتاب معانی القرآن و اعرابہ اور ابن فارس کی کتاب مقایس اللغو کے حوالے نقل کئے ہیں۔ یہاں ان کتابوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

### ۱- مجاز القرآن:

اس کتاب کے مؤلف ابو عبیدہ معمر بن شی (م: ۲۱۰ھ/۸۲۵ء) (۱۸) ہیں۔ آپ کو لغت میں ملکہ حاصل تھا۔ کتاب کا نام اگرچہ مجاز ہے لیکن اس کتاب میں مجاز کو اس معنی میں استعمال نہیں کیا گیا جو اہل بلاغت کے ہاں معروف ہے۔ بلکہ کتاب میں کبھی مجاز لکھا اور کبھی معانی کی وضاحت کے لیے دوسرے الفاظ کو درج کیا گیا ہے۔ ابن جوزی نے اپنی اس کتاب میں کئی مقامات پر اس کتاب کے حوالے دیئے ہیں۔ (۱۹)

### ۲- تفسیر غریب القرآن:

یہ کتاب ابن قتبیہ (م: ۲۷۶ھ/۸۸۹ء) (۲۰) کی تالیف ہے۔ کتاب میں سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ رکھ کر الفاظ کے معانی بیان کئے گئے ہیں۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب میں اکثر آپ کے حوالے نقل کئے ہیں۔

مثلاً ایک جگہ آیت کے لفظ کی وضاحت میں آپ نے ابن قتبیہ کا قول نقل کیا:

وقال ابن قتبیہ ﴿فَأَمَّا هَذِهِ النَّارُ لَهُ كَالَّامُ يَاوِي إِلَيْهَا﴾ (۲۱) یعنی النار له کالام یاوی اليها۔ (۲۲)

جبکہ تفسیر غریب القرآن میں اصل عبارت کے الفاظ یوں ہیں:

﴿فَأَمَّا هَذِهِ النَّارُ لَهُ كَالَّامُ يَاوِي إِلَيْهَا﴾ ای النار له کالام یاوی اليها۔ (۲۳)

ابن جوزی نے اپنی کتاب میں ابن قتبیہ کی مذکورہ کتاب کے علاوہ دوسری کتاب تاویل مشکل القرآن سے بھی استفادہ کیا ہے۔

### ۳- تاویل مشکل القرآن:

یہ کتاب بھی ابن قتبیہ کی ہے۔ تفسیر غریب القرآن کے ساتھ ساتھ ابن جوزی نے اس کتاب سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔ مثلاً ابن جوزی نے ایک جگہ باب اُنی کے تحت لکھا ہے:

قال ابن قتبیہ: أَنِّي تَكُونُ لِمَعْنَيْنِ: أَحَدُهُمَا: بِمَعْنَى: كَيْفٍ. وَ الثَّانِي بِمَعْنَى: مَنْ أَيْنَ. وَ الْمَعْنَيَانِ مُتَقَارِبَانِ، يَحُوزُانِ يَتَأَوَّلُ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا خَرَجَ.

جبکہ ابن قتیبہ کی کتاب تاویل القرآن میں اصل عبارت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

آنی یکون بمعنین۔ یکون بمعنى: کیف، نحو قول اللہ تعالیٰ: ﴿اَنِي يَحْيِي هَذَا اللَّهُ﴾ (۲۵)

ای کیف یحییها؟ و قوله: ﴿فَاتَّوْا حَرَثَمْ أَنِي شَتَّمْ﴾ (۲۶)

ای کیف شتم۔ و یکون بمعنى: من این، نحو قوله: ﴿فَاتَّلَهُمُ اللَّهُ أَنِي يَوْفِكُونَ﴾ (۲۷)

و قوله تعالیٰ: ﴿اَنِي يَكُونُ لَهُ ولَد﴾ (۲۸)، (۲۹)

بیہاں ابن جوزی نے پوری عبارت نقل نہیں کی بلکہ صرف مفہوم اخذ کیا اور اپنی کتاب کے اسلوب منجح کے مطابق اس میں درج کر دیا۔

### ۳۔ معانی القرآن و اعرابہ:

اس کتاب کے مؤلف زجاج نخوی (م: ۹۲۳/۵۳۱) (۳۰) ہیں۔ کتاب میں قرآن مجید کے مختلف الفاظ کی وضاحت میں ان کے اعراب سے بھی بحث کی گئی ہے۔ ابن جوزی نے کتاب میں متعدد مقامات پر زجاج کے اقوال نقل کئے۔ (۳۱)

### ۵۔ مقایيس اللغو:

یہ ابن فارس لغوی (م: ۳۹۵/۱۰۰۲) (۳۲) کی کتاب ہے۔ ابن جوزی نے اپنی کتاب نزہۃ الاعین تحریر کرتے وقت اس کتاب سے بھی استفادہ فرمایا۔ (۳۳)

جہاں تک الفاظ کی مختلف وجوہ کو بیان کرنے کا تعلق ہے ان کے بیان میں آپ نے مفسرین کے اقوال کبھی اہل التفسیر کہہ کر اور کبھی بعض افسرین کہہ کر نقل کیے ہیں۔

### کتاب نزہۃ الاعین النواظر کا منجح و ترتیب:

کتاب کے آغاز میں مقدمہ ہے جس میں ابن جوزی نے اس کتاب کا سبب تالیف بیان کیا ہے اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ کتب میں ایک دوسرے کی تقليد کی گئی ہے اور ان میں کوئی فکری مباحث موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب اور ان کے مؤلفین کے اسماء درج کئے ہیں۔ ابن جوزی نے اس مقدمہ میں وجوہ و نظائر کی جامع تعریف نقل کی ہے۔ ابن جوزی لکھتے ہیں:

”واعلم ان معنی الوجوه و النظائر ان تكون الكلمة واحدة ذكرت في مواضع من القرآن على لفظ واحد، و حرکة واحدة و اريد بكل مكان معنی غير الآخر، فلفظ كل كلمة ذكرت في مواضع من القرآن على لفظ واحد، و حرکة واحدة، و اريد بكل مكان معنی غير الآخر فلفظ كل كلمة ذكرت في مواضع نظير للفظ الكلمة المذكورة في الموضع الآخر، و تفسير كل كلمة بمعنى غير معنی الآخر هو الوجوه۔ فاذن النظائر: اسم للافاظ، و الوجوه: اسم للمعانی، فهذا الاصل في وضع كتب الوجوه و النظائر، و الذى

اراد العلماء بوضع كتب الوجوه و النظائر“ - (٣٣)

اس تعریف میں ابن جوزی نے یہوضاحت کی ہے کہ نظائر الفاظ کا نام ہے جبکہ وجہ کا اطلاق معانی پر ہوتا ہے۔ نزہۃ الانعین میں الفاظ کو حروف تہجی کے اعتبار سے اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے حروف تہجی کو ایک مرکزی عنوان جیسے کتاب الالف، کتاب الیاء اسی ترتیب سے کتاب الہاء کو کتاب الیاء کے بعد بیان کر کے کتاب کا اختتام کیا ہے۔ حالانکہ کتاب الیاء کتاب الہاء کے بعد آتی ہے۔ ان مرکزی عنوانات کے تحت کئی ابواب ہیں اور یہ بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ہیں جن کو دو، تین، چار یا پانچ وجہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

کتاب کے شروع میں کتاب الالف ہے۔ اس کے تحت ”ابواب الوجہین“ کا عنوان ہے۔ ”ابواب الوجہین“ میں دو وجہہ پر آنے والے الفاظ کو بیان کیا گیا جیسے باب الاتباع، اس کے بعد باب الخلد، باب الاذان، باب الاستطاعة، باب الاستغفار، باب الاسف وغيرها۔ اس کے بعد ”ابواب الثالثة“ کے عنوان کے تحت مختلف ذیلی ابواب نقل کئے گئے جو تین وجہہ پر آتے ہیں۔ اسی طرح ”ابواب الاربعة“ کے عنوان کے تحت ذیلی ابواب ہیں جو چار وجہ پر آتے ہیں۔

ابواب کے عنوان کے تحت جو ذیلی ابواب بیان کئے گئے ہیں ان میں سے تقریباً ہر ایک باب کی مختلف وجہوں بیان کرنے سے پہلے ابن جوزی نے ان کے معانی کی وضاحت کی ہے۔ ان الفاظ کی وضاحت میں آپ نے آیات و آثار کے علاوہ اشعار وغیرہ سے بھی استشہاد کیا ہے نیز الفاظ کے معانی کی وضاحت میں لغوین کے اقوال بھی نقل کئے ہیں۔ مثلاً لفظ الخلد کی تفصیل میں آپ نے لکھا ہے:

الخلد: على وزن افعل، وهو بمعنى الاعتماد على الشيء والميل إليه. قال أبوالحسين بن فارس اللغوي: يقال الخلد: اذا اقام. ومثله: خَلَدَ، ومنه جنةُ الخلدِ. وَالْخَلَدُ فِي الارضِ: لَصِقَ بِهَا. وَالْخَلِدُ: البال. وَالْخَلْدَةُ: القرط. وجاء في التفسير قوله تعالى: ﴿وَيَطْوُفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانَ مُخْلَدُون﴾ (٣٥) مقرطون، ويقال: ان من الخلد. (٣٦)

یہاں تک اس لفظ کی لغوی بحث تھی اس کے بعد اس کی وجہہ بیان کرنے کے لیے لکھتے ہیں: و ذكر اهل التفسير ان الخلد في القرآن على وجهين: أحدهما: بمعنى الميل. ومنه قوله تعالى في الاعراف: ﴿وَلَكُنَّهُ اخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ﴾ (٣٧) و الثاني: بمعنى التخليد. ومنه قوله تعالى في الهمزة: ﴿يَحْسِبُ إِنْ مَالَهُ اخْلَدَهُ﴾ (٣٨) اى: خَلَدَهُ مِنَ الْخَلُودِ. (٣٩)

مجموعی طور پر پوری کتاب میں اسی اسلوب کو رکھا گیا ہے اور لفظ کی وجہہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس لفظ کی لغوی بحث کا بھی بیان ہے۔

کتاب میں بعض مقامات پر فقہی مباحث کو بیان کیا ہے اور اس ضمن میں فقهاء کے اقوال بھی نقل کئے ہیں لیکن ان میں مباحث کو نہ تو طول دیا گیا ہے اور نہ ہی اختلاف اقوال اور دلائل کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ

”باب الباطل“ کے تحت لفظ ”باطل“ سے بحث کرتے ہوئے آپ باطل اور فاسد میں فرق کو بیان کرتے ہیں اور اس ضمن میں احتلاف کی رائے نقل کرتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے:

”قال اصحاب ابی حنیفة ان البيع الفاسد اذا اتصل به القبض ملکت العین، و فرقوا بین ذلك و بين الباطل فقالوا: الباطل لا يملك به، مثل بيع الصبي و المجنون لأن بيعهما غير منعقد و البيع الفاسد منعقد و لهذا لو وطع المشترى الحاربة في البيع الفاسد لم يحد باتفاق و يكون الولد حرا؛ ضمن الذي لا يحرم ان يحدث الرجل في الطهارة، فإنه يفسدها بذلك ولا يقال هذا حرام، ومن الذي يحرم: ان يقصد افساد الصلاة والصوم والحج و نحو ذلك.“ (۲۰)

اس طرح کی مقامات پر الفاظ کی وضاحت میں ان کے شرعی معنی بھی بیان کر دیئے ہیں مثلاً ”باب المنكر“ کے تحت آپ کا بیان ہے:

”المنكر: اسم مشتق من النكارة. وهو في الشريعة عبارة عن ارتكاب محظورات الشرع. و ضده المعروف.“ (۲۱)

### ”نزهة الاعین النواظر“ کی خصوصیات:

نزہۃ الاعین النواظر کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱۔ نزہۃ الاعین کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کتاب کے مؤلف نے پہلی مرتبہ وجہ و نظائر کی بڑی جامع تعریف کی ہے۔ یعنی جب قرآن میں ایک کلمہ ایک ہی لفظ اور حرکت کے ساتھ مختلف آیات میں آئے گا تو ہر جگہ اس کے معنی مختلف ہوں گے ایسے الفاظ نظائر کہلاتے ہیں، اور جن مختلف معانی پر وہ آتے ہیں انہیں وجود کہتے ہیں۔ الفاظ ایک دوسرے کے نظائر ہیں اور معانی وجوہ ہیں یعنی نظائر الفاظ کا نام ہے اور معانی وجوہ کا نام ہے۔

البته ابن جوزی کے بعد علامہ زرکشی اور علامہ سیوطی نے اس تعریف کو تسلیم نہیں کیا۔

۲۔ کتاب کی دوسری نمایاں اور امتیازی خصوصیت اس کتاب کی جامعیت ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ابن جوزی نے علوم القرآن پر جتنی بھی کتب تالیف کی ہیں ان سب میں یہ خصوصیت واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ سابقہ کتب کی طرح اس کتاب میں الفاظ کو نقل کر کے صرف ان کی وجوہ کو بیان نہیں کیا گی بلکہ ساتھ ساتھ ان الفاظ کی لغوی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ تاکہ وجوہ و نظائر کا قاری ان الفاظ کی لغوی حیثیت سے بھی واقف ہو جائے۔ الفاظ کی لغوی وضاحت میں آپ نے آیات و آثار، اہل لغت کے اقوال اور اشعار سے استشهاد کیا ہے۔ اس کے علاوہ کہیں کہیں الفاظ کی وضاحت میں فقہی مسائل کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ پوری کتاب میں تقریباً ۱۳۲۳ ابواب کا بیان ہے۔

۳۔ کتاب کی تیسری خصوصیت اس کی ابواب بندی کی ترتیب و نوعیت ہے۔ ابواب کو ایک مرکزی عنوان کے تحت بیان کیا گیا ہے اور پھر ان میں دو، تین، چار اور پانچ وجہ و اے الفاظ کو ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ ان تمام مرکزی عنوانات جیسے کتاب الالف، کتاب الباء وغیرہ کو اور ان کے تحت ذیلی ابواب کو حروف تجھی کے اعتبار سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

### کتاب ”نَزَهَةُ الْأَعْيُنِ النَّوَاذِرُ“ کا دیگر کتب وجہ و نظائر سے مقابلي جائزہ

#### ۱۔ الوجوه و النظائر فی القرآن الکریم:

یہ کتاب ہارون بن موسیٰ کی ہے اور اس کا شمار اس موضوع پر لکھی گئی اولین کتب میں ہوتا ہے۔ اس کتاب میں کل ۲۰۸ الفاظ ہیں جو مختلف وجہ پر آئے ہیں۔

#### منبع و خصوصیات:

کتاب کا آغاز حمد و درود پاک سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد موضوع سے متعلق کوئی معلومات نہیں دی گئیں اور نہ ہی وجوہ و نظائر کی تعریف بیان کی جس کا اہتمام بعد میں لکھی گئی اکثر کتب میں پایا جاتا ہے۔

کتاب میں قرآن مجید کے وہ الفاظ جو مختلف وجہ پر آئے ہیں ان کو بغیر کسی ترتیب کے بیان کیا ہے جس طرح سب سے پہلے ”الحمدی“ کا لفظ ہے اس کے بعد با ترتیب الکفر، الشک، سواء، المرض، الفساد، الامشی، اللباس وغیرہ کی وجہ بیان کیں۔ یعنی الفاظ کے بیان میں کسی خاص ترتیب کو محفوظ نہیں رکھا گیا۔

لفظ کی وجہ بیان کرنے میں کسی اور بحث یا تفصیل کا ذکر نہیں کیا مثلاً شرک کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے:

#### تفسیر ﴿الشَّرِكَ﴾ علی ثلَاثَةِ وِجُوهٍ:

۱۔ وجہ منها: الشرک، یعنی الاشراك الذى يعدل به غيره، فذلك قوله عزو جل فى النساء: ﴿وَاعبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (۲۲) يقول لا تعدلوا به غيره۔ قوله عزو جل: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ إِنْ يَشْرُكُ بِهِ﴾ (۲۳) يعني من يعدل به غيره۔ وفي المائدة: ﴿إِنَّمَا مِنْ يَشْرُكُ بِاللَّهِ﴾ (۲۴) يعني يعدل به غيره، ﴿فَقَدْ حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ﴾ (۲۵) اذا مات۔ وقال فى براءة: ﴿إِنَّ اللَّهَ بِرِئٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (۲۶) و نحو كثیر۔

۲۔ الوجه الثاني: الشرک فی طاعة الله من غير عبادة، فذلك قوله في النساء

الاعراف لآدم و حواء: ﴿فَلَمَّا أَتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَاهُ شرَكَاءَ فِيمَا أَتَاهُمَا﴾ (۲۷) يعني جعلاه ابليس شريكاه في الطاعة في اسم ولدهما من غير عبادة۔

۳۔ الوجه الثالث: الشرک فی الاعمال، الرياء، فذلك قوله في الكهف: ﴿فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَلَا يَشْرُكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾ (۲۸) من خلقه۔ يقول: لا يريد بذلك غير الله تعالى۔ (۲۹)

ہارون بن موسیٰ نے لفظ کی ہر وجہ بیان کرنے سے پہلے اس کا مفہوم بیان کیا اس کے بعد قرآن کی جن آیات میں وہ جس وجہ پر استعمال ہوا ہے ان کی تفصیل نقل کی۔ وجودہ بیان کرتے ہوئے آپ نے لفظ سے متعلق لغوی اور نحوی بحث کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ صرف وجودہ بیان کرنے پر اکتفا کیا۔ پوری کتاب میں یہی اسلوب ہے۔

کتاب کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ اس موضوع پر لکھی گئی ابتدائی کتب میں سے ہے اس لیے بنیادی مأخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ابتدائی دور میں لکھی جانے کے باوجود اس میں الفاظ کا اچھا خاصاً خیرہ موجود ہے۔

کتاب نزہۃ الاعین انواع اور الوجوه والنظر کا تقابل کرنے سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

۱۔ کتاب الوجوه والنظر میں متعلقہ علم سے متعلق ابتدائی معلومات یعنی اس علم کی تعریف و اہمیت وغیرہ کو نہیں بیان کیا گیا۔ جبکہ نزہۃ الاعین انواع کے آغاز میں مقدمہ ہے جس میں اس علم سے متعلق ضروری اور مفید معلومات درج ہیں۔

۲۔ کتاب الوجوه والنظر میں ۲۱۸ الفاظ کا بیان ہے جو مختلف وجودہ پر آئے ہیں جبکہ نزہۃ الاعین انواع میں ایسے الفاظ ہیں۔

۳۔ دونوں کتابوں میں جو مشترک الفاظ ہیں ان کی وجہ بیان کرنے میں دونوں کتابوں میں کی زیادتی کا اختلاف ہے۔ ایسے مقامات پر اکثر ابن جوزی نے لفظ کی ایسی وجہ بیان کی ہیں جو کتاب الوجوه والنظر میں نہیں ہیں مثلاً لفظ ارض کی ابن جوزی نے کہا وجہ بیان کیس۔ (۵۰) جبکہ ہارون بن موسیٰ نے ارض کی سات وجہ کا ذکر کیا ہے۔ (۵۱)

اس طرح کے اور کئی الفاظ ہیں جن کی وجہ کا تذکرہ دونوں میں ہے لیکن تعداد وجودہ کے بیان میں واضح فرق ہے۔

۴۔ دونوں کتب میں جامعیت کا واضح فرق ہے۔ ابن جوزی نے الفاظ کی وجہ بیان کرنے میں روایتی طریقہ اختیار نہیں کیا۔ بلکہ کسی بھی لفظ کی وجہ بیان کرنے سے پہلے اس لفظ کی لغوی وضاحت کی ہے جس میں آیات و آثار سے سہارا لیا گیا ہے اور لغویین کے اقوال بھی نقل کئے گئے ہیں۔

محضرا یہ کہ زمانی بعد کی وجہ سے دونوں کتب کا منبع و اسلوب مختلف ہے۔ ابن جوزی نے جس دور میں یہ کتاب تالیف کی اس وقت آپ کے سامنے کئی اہم اور مفید کتب موجود تھیں جبکہ صاحب وجودہ والنظر کے دور میں الفاظ کو جاننے کی نہ تو اس قدر ضرورت تھی جس قدر ابن جوزی کے دور میں تھی اور نہ ہی اس وقت علوم و فنون نے اس طرح ترقی کی تھی۔ جبکہ ابن جوزی کے دور میں بغداد ایک بہت بڑا علمی مرکز بن چکا تھا اور دور دراز سے لوگ یہاں اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے آتے تھے۔

## الوجوه و النظائر لالفاظ كتاب الله العزيز:

اس کتاب کے مؤلف ابو عبد اللہ حسین بن محمد دامغانی (م ۳۷۸ھ) (۵۲) ہیں۔ وجہ و نظائر پر لکھی گئی کتب میں سے اس کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ علماء کے درمیان نزہۃ الاعین کی نسبت یہ کتاب زیادہ معروف ہے اور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

## وجوه و نظائر کے بیان میں دامغانی کا منبع:

کتاب کے آغاز میں حمد و درود کے بیان کے بعد مؤلف اپنی کتاب کا سبب تالیف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”انی تأملت کتاب وجوه القرآن لمقاتل بن سلیمان وغيره، فوجدتهم اغفلوا احرفا من القرآن لها وجوه كثيرة، فعمدت الى عمل كتاب مشتمل على ماصنعوا وما ترکوا منه، وجعلته مبوبًا على حروف المعجم؛ ييسر على الناظر فيه مطالعته وعلى المتعلم حفظه، وعلى الله الا تکال فی اتمامه.“ (۵۳)

دامغانی نے اس عبارت میں اس بات کی وضاحت کی کہ اس موضوع پر لکھی گئی سابقہ کتب میں قرآن مجید کے وہ حروف جن کی وجہ تھیں کو بیان نہیں کیا گیا لہذا انہوں نے اس موضوع پر ایک جامع کتاب تالیف کرنے کا ارادہ کیا آپ نے اپنی کتاب کو ابواب میں تقسیم کیا اور ان کو حروف تھیں کے لحاظ سے بیان کیا تاکہ قاری کو مطالعہ میں اور متعلم کو حفظ میں آسانی رہے۔ اس کے بعد آپ نے کتاب کا آغاز باب الالف سے کیا اور اس میں ۸۰ الفاظ کی فہرست دی جن کی باری باری تفصیل بیان کی کہ وہ کتنی وجوہ پر آئے ہیں۔ مثلاً باب الالف کے تحت الفاظ کی فہرست نقل کرنے کا انداز یہ ہے:

”اسم۔ امر۔ احد۔ احاطة۔ اخضى۔ استحیا۔ اتیان۔ اسفل۔ اتخد۔ اهل۔ اولی۔ اجل۔ آیات۔ ارسل۔ ام۔ اب۔ أذى۔ اتباع.....“ (۵۴)

اسی طرح باب الیاء تک آپ نے تقریباً ۵۳۰ ایسے الفاظ بیان کیے ہیں جو قرآن میں مختلف وجوہ پر واقع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے کتاب میں کسی اور بحث کی طرف توجہ نہیں کی صرف الفاظ کی وجوہ کے بیان پر اکتفاء کیا۔ یہاں آپ کے اسلوب کو سمجھنے کے لیے ایک مثال درج ذیل ہے۔ ایک جگہ آپ نے اسفل کی تین وجوہ بیان کی ہیں۔

تفسير اسفل علی ثلاثة اوجه: اسفل الوادی۔ اخسر فی العقوبة۔ أرذل۔

۱۔ فوجہ منها، اسفل يعني: اسفل الوادی؛ قوله تعالى: هُوَذِ جاء وَ كَمْ مِنْ فَوْقَكُمْ وَ مِنْ اسفل منكم ﴿۵۵﴾ اسفل الوادی؛ ابو الاعود اسلامی۔

۲۔ الوجه الثاني، اسفل: اخسر فی العقوبة؛ قوله تعالى: هُوَفَارَادُو بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمْ الاصفلين ﴿۵۶﴾ ای: الاخسرين فی العقوبة.

والوجه الثالث؛ اسفل: ارذل العمر، قوله عزوجل فی سورة ﴿وَالْتَّيْنِ﴾: ﴿ثُمَّ رَدَنَهُ اسفل سفلين﴾ (۵۷) یعنی: الى ارذل العمر؛ فلا يكتب له بعد ذلك سيعة. (۵۸)

یہاں آپ نے اسفل کی تین وجہ بیان کیں اور ہر ایک کی دلیل میں ایک ایک آیت پیش کی۔

نزہتہ الاعین النواظر اور الوجوه والنظائر کا تقابل کرنے سے درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں:

۱۔ دامغانی نے اپنی کتاب میں صرف وجہ و نظائر ہی پر توجہ مرکوز رکھی اور کسی دوسری بحث کی طرف توجہ نہیں کی جبکہ نزہتہ الاعین میں مختلف الفاظ کی وجہ بیان کرنے سے پہلے ان کی لغوی وضاحت بھی بیان کی جو اس کتاب کی خصوصیت ہے۔ جس سے قاری اس لفظ کی لغوی حیثیت اور اس کے استعمال کو بھی جان لیتا ہے۔

۲۔ دامغانی نے اپنی کتاب میں تقریباً ۵۳۰ الفاظ ایسے بیان کیے جو مختلف وجہ پر آتے ہیں جبکہ ابن جوزی نے ۳۲۲ الفاظ کو بیان کیا۔ اس حوالے سے دامغانی کی کتاب کو ابن جوزی کی کتاب پر فوقيت حاصل ہے۔

۳۔ کتاب نزہتہ الاعین کو دامغانی کی کتاب پر اس حوالے سے فوقيت حاصل ہے کہ اس کے شروع میں مفید مقدمہ ہے جس میں وجہ و نظائر کی جامع تعریف بیان کی گئی۔ ابن جوزی سے پہلے غالباً یہ تعریف کسی نے نہیں بیان کی۔

۴۔ نزہتہ الاعین اور دامغانی کی الوجوه والنظائر اس حوالے سے مساوی ہیں کہ کئی مقامات پر دامغانی نے ایک لفظ کی زیادہ وجہ بیان کیں اور ابن جوزی کی کتاب میں بیان نہیں کی گئیں اور اس کے برعکس ابن جوزی نے کئی الفاظ کی دامغانی کی نسبت زیادہ وجہ بیان کیں۔

محضر یہ کہ دونوں کتابوں میں مشترک پہلو زیادہ ہیں لیکن دامغانی کی کتاب کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ۵۳۰ کے قریب الفاظ ایسے ہیں جن کی مختلف وجہ بیان کیں جبکہ نزہتہ الاعین میں ایسے الفاظ کی تعداد ۳۲۲ ہے۔

### خلاصہ بحث:

۱۔ علم و وجہ و نظائر علوم القرآن کی اہم نوع ہے۔ متفقین و متاخرین نے اس موضوع پر کتب تالیف کی ہیں۔ قرآن مجید میں جب کوئی کلمہ ایک ہی لفظ اور حرکت کے ساتھ مختلف آیات میں آئے گا تو ہر جگہ اس کے معنی مختلف ہوں گے ایسے الفاظ نظائر کہلاتے ہیں اور جن مختلف معانی پر وہ الفاظ آئے انہیں وجہ کہتے ہیں۔ یعنی الفاظ ایک دوسرے کے نظائر ہیں اور معانی وجوہ ہیں۔

۲۔ ایک مفسر اور فقیہ کے لیے اس علم کا جانا ضروری ہے تاکہ وہ قرآن کے مختلف مقامات پر ایسے الفاظ کی صحیح مراد کو سمجھ سکے اس علم کو جاننے سے فقیہ کو استنباط و اخراج میں آسانی ہوتی ہے اس لیے کہ اس وقت تک کوئی شخص فقیہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ قرآن میں کون کون سے الفاظ کن وجوہ پر آئے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں وجہ چھ وجوہ پر آیا ہے۔ چہرہ، دین، ذات، اول، علم اور حقیقت۔ وجہ و نظائر کی معرفت فہم قرآن کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

۳۔ وجوہ و نظائر پر متفقہ میں و متاخرین نے کئی کتب تالیف کیں۔ ان کتب میں سے ابن جوزی کی کتاب نہتہ الاعین الناظر فی علم الوجوه والظائر کو خاص اور منفرد مقام حاصل ہے۔ اس کتاب میں پہلی مرتبہ وجوہ و نظائر کی ایسی تعریف بیان کی گئی ہے جس کی تائید قرآن میں وجوہ و نظائر پر لکھی گئی کتب سے ہوتی ہے۔

۴۔ نہتہ الاعین کی کئی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں پہلی یہ ہے کہ اس کتاب میں پہلی مرتبہ علوم القرآن کے ضمن میں وجوہ و نظائر کی جامع تعریف کی گئی۔ دوسری خصوصیت اس کتاب کی جامعیت ہے اور تیسری خصوصیت ان الفاظ کی لغوی وضاحت ہے جن کی وجوہ بیان کرنے کے لیے ابن جوزی نے ان کو اپنی کتاب میں شامل کیا۔

حوالہ جات

- ابن كثیر، البداية والنهاية لابن المکتبة القدوسيۃ الطبعة الاولی ١٩٨٣ء / ٢٩

یہ کتاب محمد سید صفتاوی اور فؤاد عبد المعمم احمد کی تحقیق سے منشاء المعارف الاسکدریہ سے ١٩٧٠ء میں شائع ہوئی۔

ابن درید، جمیرۃ اللہۃ بیروت دارالکتب العلمیۃ الطبعة الاولی ٢٠٠٥ء / ٥٧

ابن منظور افریقی، لسان العرب بیروت دراجیاء التراث العربي الطبعة الاولی ١٩٩٥ء / ١٣٢؛ زیدی، تاج العروس تحقیقی علی سیدی، بیروت دارالفنون الطبعة الاولی ١٣١٢ھ / ٥٣

ابن جوزی نزہۃ العین الواظر فی علم الوجوه والنظر، تحقیق عبدالکریم راضی، بیروت موسسه الرسالۃ ١٩٨٥ء، ص ٨٣

زرکشی، البرہان فی علوم القرآن، تخریج مصطفی عبد القادر عطاء، بیروت دارالکتب العلمیۃ ٢٠٠١ء / ١٣٣؛ سیوطی، الاتقان فی علوم القرآن، بیروت دارالکتب العلمیۃ العطیۃ الطبعة الاولی ١٩٩٩ء / ١٣٠

الاتقان / ١٣٠ نزہۃ العین ص ٢٧، ٢٨

ابن جوزی نزہۃ العین الواظر فی علم الوجوه والنظر، تحقیق عبدالکریم راضی، بیروت موسسه الرسالۃ ١٩٨٥ء، ص ٢٢٤، ٢٢٥

البقرۃ / ٢٤٠

البقرۃ / ٢٥٠

البقرۃ / ٢٦٠

البقرۃ / ٢٧٠

البقرۃ / ٢٨٠

البقرۃ / ٢٩٠

البقرۃ / ٣٠٠

البقرۃ / ٣١٠

البقرۃ / ٣٢٠

البقرۃ / ٣٣٠

البقرۃ / ٣٤٠

البقرۃ / ٣٥٠

البقرۃ / ٣٦٠

البقرۃ / ٣٧٠

البقرۃ / ٣٨٠

البقرۃ / ٣٩٠

البقرۃ / ٤٠٠

البقرۃ / ٤١٠

البقرۃ / ٤٢٠

البقرۃ / ٤٣٠

البقرۃ / ٤٤٠

البقرۃ / ٤٥٠

البقرۃ / ٤٦٠

البقرۃ / ٤٧٠

البقرۃ / ٤٨٠

البقرۃ / ٤٩٠

البقرۃ / ٥٠٠

البقرۃ / ٥١٠

البقرۃ / ٥٢٠

البقرۃ / ٥٣٠

البقرۃ / ٥٤٠

البقرۃ / ٥٥٠

البقرۃ / ٥٦٠

البقرۃ / ٥٧٠

البقرۃ / ٥٨٠

البقرۃ / ٥٩٠

البقرۃ / ٦٠٠

البقرۃ / ٦١٠

البقرۃ / ٦٢٠

البقرۃ / ٦٣٠

البقرۃ / ٦٤٠

البقرۃ / ٦٥٠

البقرۃ / ٦٦٠

البقرۃ / ٦٧٠

البقرۃ / ٦٨٠

البقرۃ / ٦٩٠

البقرۃ / ٧٠٠

البقرۃ / ٧١٠

البقرۃ / ٧٢٠

البقرۃ / ٧٣٠

البقرۃ / ٧٤٠

البقرۃ / ٧٥٠

البقرۃ / ٧٦٠

البقرۃ / ٧٧٠

البقرۃ / ٧٨٠

البقرۃ / ٧٩٠

البقرۃ / ٨٠٠

البقرۃ / ٨١٠

البقرۃ / ٨٢٠

البقرۃ / ٨٣٠

البقرۃ / ٨٤٠

البقرۃ / ٨٥٠

البقرۃ / ٨٦٠

البقرۃ / ٨٧٠

البقرۃ / ٨٨٠

البقرۃ / ٨٩٠

البقرۃ / ٩٠٠

البقرۃ / ٩١٠

البقرۃ / ٩٢٠

البقرۃ / ٩٣٠

البقرۃ / ٩٤٠

البقرۃ / ٩٥٠

البقرۃ / ٩٦٠

البقرۃ / ٩٧٠

البقرۃ / ٩٨٠

البقرۃ / ٩٩٠

البقرۃ / ١٠٠٠

ابن قتیبه، تفسیر غریب القرآن، تحقیق السيد احمد صقر، پشاور مکتبۃ التوحید والتنبیہ، ص ٥٣٧

الادنی وی، طبقات المفسرین، تحقیق سلیمان بن صالح، المدینۃ المنورۃ مکتبۃ العلوم والاحکام الطبعة الاولی ١٩٩٧ء، ص ٣١

نزہۃ العین ص ٢٢، ٢٣

الادنی وی، طبقات المفسرین، تحقیق سلیمان بن صالح، المدینۃ المنورۃ مکتبۃ العلوم والاحکام الطبعة الاولی ١٩٩٧ء، ص ٣١

القارعہ / ١٠٠ نزہۃ العین ص ١٣٢

القارعہ / ١٠١ نزہۃ العین ص ١٣٣

ابن قتیبه، تفسیر غریب القرآن، تحقیق السيد احمد صقر، پشاور مکتبۃ التوحید والتنبیہ، ص ٥٣٧

الانعام / ٦١٠ نزہۃ العین ص ١٠٧

البقرۃ / ٢٢٣ نزہۃ العین ص ٢٢٣

البقرۃ / ٢٢٤ نزہۃ العین ص ٢٢٤

البقرۃ / ٢٢٥ نزہۃ العین ص ٢٢٥

ابن قتیبه، تاویل مشکل القرآن، تحقیق السيد احمد صقر، المکتبۃ العلمیۃ، ص ٥٢٥

داودی طبقات المفسرین، بیروت، دارالکتب العلمیۃ الطبعة الاولی ٢٠٠٢ء، ص ١٣

نزہۃ العین ص ١٢٧

طبقات المفسرین ص ٣٦

- ٣٣ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٣٤ - نزهة الاعین ص ٨٦  
 ٣٥ - الدهر ٢٧:١٩  
 ٣٦ - الاعراف ٢٧:١٧  
 ٣٧ - نزهة الاعین ص ٨٧  
 ٣٨ - نزهة الاعین ص ٨٢  
 ٣٩ - نزهة الاعین ص ٨٢  
 ٤٠ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤١ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤٢ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤٣ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤٤ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤٥ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤٦ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤٧ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤٨ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٤٩ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٥٠ - نزهة الاعین ص ٨٣  
 ٥١ - الوجه والنظر في القرآن الكريم، تحقيق حاتم صالح الصافى، وزارة الثقافة والاعلام ١٩٨٨ء، ص ٢٠٣  
 ٥٢ - زركى الاعلام، بيروت دار العلم للطباعة، الطبعة الرابعة ١٩٧٩ء، ٢٥٢/٢  
 ٥٣ - دامغانى، حسن بن محمد الوجه والنظر، بيروت دار الكتب العلمية الطبعة الاولى ٢٠٠٣ء، ص ٣٧  
 ٥٤ - الإيضاح ٣٧  
 ٥٥ - الأحزاب ١٠:٣٣  
 ٥٦ - الصافات ٣٧:٩٨  
 ٥٧ - آتين ٩٥:٥  
 ٥٨ - الوجه والنظر ص ٥٠